29-7-2020

Name- Jali Rashid
Asst. Professor (Urdu) R N COLLEGE
HAJIPUR, BRABU, MUZAFFARPUR

موضوع۔ [illegible] ڈرامہ 'انارکلی' ۔ایک مطالعہ

Topic – Drame 'Anar Kali' ek mutala.

For MA Students

Scanned with CamScanner

# انارکلی - ایک مطالعہ

انارکلی ایک اردو ڈرامہ ہے جو اسٹیج کے لئے نہیں بلکہ پڑھنے کے
لئے لکھا گیا۔ انارکلی کی کوئی تاریخی حیثیت نہیں ہے لیکن یہ ایک
مشہور عام افسانہ ہے۔ لاہور میں ایک مشہور شریف بازار کا نام
اسی نام سے جانا جاتا ہے اور وہیں انارکلی کا مزار بھی موجود ہے۔
اسی مقبرے میں ایک قدیم لگا ہے جس میں 'انارکلی' سے منسوب
قصے کا ذکر ہے۔ لیکن یقین سے نہیں کہا جا سکتا ہے کہ کون سی بات
سچی ہے۔

امتیاز علی تاج نے 'انارکلی' کے قصہ کو تین ابواب میں تقسیم
کیا ہے۔ اسے 'ایکٹ' کہنا مناسب ہے لیکن امتیاز علی تاج نے
اسے 'باب' کہا ہے۔ پھر ہر باب کا ایک عنوان بھی ہے۔ پہلے
باب کا عنوان 'عشق' دوسرے کا 'رقص' اور تیسرے کا 'موت' ہے
ڈرامے میں عنوانات بندی کا چلن نہیں ہے جس سے یہ احساس ہوتا ہے
کہ اس کی تخلیق کا خاص مقصد پڑھنا رہا ہوگا۔



Scanned with CamScanner

ہر باب میں چار چار منظر اور آخری باب میں پانچ منظر
موجود ہیں۔ آخری باب کا آخری منظر اختتامیہ ہے۔

زمان و مکان کا خاص ذکر ہے۔ اصل کرداروں کی تعداد تیرہ (۱۳) ہے۔
ان کے علاوہ متعدد چھوٹے چھوٹے کردار بکھرے پڑے ہیں۔

ڈرامے میں پہلے منظروں کے ذریعے ہم ایک وسیع قلعے کے مختلف حصوں
اور ان سے متعلق مختلف کرداروں سے متعارف ہو کر ڈراما پڑھنے
کے لیے ذہنی طور پر تیار ہو جاتے ہیں۔ ایک طرف بادشاہ
اور ان کے مشیروں کی دنیا ہے دوسری طرف حرم سرا ہے جو
کنیزوں سے بھری پڑی ہے۔

پہلے طبقے کے چار اور دوسرے طبقے کے کل نو نمایاں کردار
ہیں۔ قصہ حرم سرا ہی کا معلوم ہوتا ہے جس میں بادشاہ

Scanned with CamScanner

اور شہزادہ داخل ہو کر المیہ کی صورت پیدا کر دیتے ہیں۔

ڈرامہ 'انارکلی' میں جب پردہ اٹھتا ہے تو محل سرا کا وہ حصہ موجود ہے جہاں جو چراغ اور خوبصورت کنیزوں کے لئے مخصوص ہے۔ ان میں سے تین کنیز دلآرام، عنبر اور مروارید کو ڈرامہ نگار اجاگر تا اور نمایاں کرتا ہے۔ ان میں سب سے مضبوط کردار دلآرام ہے۔ اس کی خوبصورتی اور کردار دونوں کو اجاگر جاتا ہے۔ دلآرام سارے ڈرامے میں Negative کردار میں نظر آتی ہیں۔ دلآرام ہر سازش ہے اور دوسری کنیزوں سے لڑنے کو تیار۔ عنبر اس کی ہمراز سہیلی ہے۔ باقی سب ان کے خدمت ہیں۔ دلآرام جو کبھی منہ چڑھی تھی اپنی چمک کھو چکی ہے اور اس کی جگہ دوسری کنیز نادرہ نے لے لی ہے۔ یہاں اس کے حسن اور شگفتگی کی

طرف اشارہ کیا جاتا ہے۔ جہاں پناہ کے مزاج کی طرف بھی اشارہ
کیا جاتا ہے اور نادرہ کا بادشاہ اکبر کو خوش کرنے، انارکلی کا
خطاب۔ اور الفاظ بات کا ذکر بھی سامنے آجاتا ہے۔ ہمیں دلآرام
اور انارکلی کی آویزش بھی سامنے آجاتی ہے جو قصے کی جان ہے۔
دلآرام بہار بیگم کا ذکر کرتا ہے۔ کبوتروں کے داروغہ کافور
سے بھی گفتگو شروع ہوتی ہے۔ اسی وقت انارکلی کی ماں داخل ہوتی
ہے۔ کافور، اور انارکلی کی ماں کی بات چیت سے خود انارکلی
کے حالات و مزاج پر روشنی پڑتی ہے۔ انارکلی کو اچانک سامنے
نہ دیکھ کر اس کے حالات کو ظاہر کرنا بھی ایک ڈرامائی ہنر ہے جو
قاری کے دل و دماغ میں تجسس پیدا کرتا ہے۔ اب آگے کے ذکر سے
اس کے مزاج کا حزن، اس کی یاسیت اور بے بسی کی کیفیت ظاہر ہوتی
ہے۔
انارکلی کا کردار دلآرام سے بالکل مختلف ہے۔ دلآرام

"انارکلی" کی بار سپردگی اور پسپائی ہی اس کا المیہ ہے۔

ڈرامہ نگار "انارکلی" کو اسٹیج پر اس طرح پیش کرتا ہے "نازک اندام"

چمپئی رنگت، مخمور آنکھیں یہی "انارکلی" کی کشش اور "المیہ" دونوں ہے۔

"کافور"، "دلارام" کی حلیف اور "انارکلی" کی حکومت کا بھی ذکر کرتا

ہے، مگر "انارکلی"، اس طرح غمگسار رہتی ہے۔ بقول انارکلی

"جو کنیز بننے کو پیدا ہوتی ہیں، پھر وہ خوشنما کیوں ہو۔ وہ تو

محبت میں بھی ڈرتے سے بھی ڈرتی ہے۔ وہ تو ایک شہزادے کی طرف

اس ڈر کے مارے نظر بھی نہیں اٹھاتی، لیکن اس کی آنکھوں میں

محبت نہ دیکھ لے، پھر شاید تو وہ انارکلی مجھی تو کیا۔"

اس کا المیہ یہ بھی ہے کہ جس ماحول میں وہ رہتی ہے وہاں اس

کی حیثیت ونیا کنیز سے زیادہ کچھ بھی نہیں۔ منظر آخر میں

انارکلی کو اس کی بہن ثریا سے باتیں کرتے دکھایا گیا ہے۔

ثریا کا کردار دراصل "انارکلی" کی تکمیل ہے۔

انارکلی ، کردار کا تحمل جو شہریار میں نظر آتا ہے ۔ انارکلی ، کے

محبت عشق کو بیان کرنے کے لیے اس میں کہلوایا جاتا ہے کہ " ہائے

کیونکہ میرا دل ڈوبا جاتا ہے ۔ شہریار میرے کانوں میں گونجتی

رہتا ہے تو سوختہ اختر ہے نادرہ ۔

ڈرامے کا یہ افتتاحی سین بہت عجیب تعارف و تشریح لیے

ہوئے بہت کامیاب ہے ۔ یہ تمام حالات بادشاہوں میں ظاہر کر

دیتا ہے جو حالات میں دلچسپی کو پیدا کرتا ہے اور ساتھ ہی

آنے والے المیے کی پیش گوئی بھی کر دیتا ہے ۔

دوسرے منظر میں ہیرو یعنی "شہزادہ سلیم" کو سامنے لایا جاتا

ہے ۔ انارکلی سلیم سے ملنے جا رہی ہے ۔ دلآرام بھی اس کے پیچھے

لگ جاتا ہے ۔ اس چوتھے منظر کا دیباچہ بھی کہہ سکتے ہیں جس میں

شاہی باغ میں سلیم اور انارکلی کی رومانی ملاقاتیں دکھائی جاتی

ہے ۔ ان کے مکالمے رومانیت میں ڈوبے ہوئے ہیں ۔ سلیم

چلا جاتا ہے اور دلدار سامنے آجاتی ہے - ~~یہاں~~ یہاں ڈرامے میں
عشق کا مثلث پورا ہو جاتا ہے ۔

پہلے اور دوسرے مناظر کو جوڑنے کی کڑی کا کام تیسرے منظر
میں لیا گیا ہے ۔

چوتھا منظر ~~نقطہ منظر~~ ڈرامے کا نقطہ عروج ہے ۔ تاج صاحب
نے بیاہ تک قصے کو پورے ڈرامائی انداز میں پیش کیا ہے - اس
بنیادی موضوع "عشق" ہر جگہ موجود ہے اور ساتھ ہی رقابت بھی ۔
اکبر اور سلیم کا شطرنج کھیلنا ، اکبر کا سلیم کو مات دینا ، آتش بازی
کے مناظر اور پھر دلدار کی سازشیں ڈرامے کی جان ہیں - دلدار کا
شہزادہ سلیم اور انارکلی کے عشق کو سازش کے تحت اکبر
کے سامنے پیش کرنا ، انارکلی کو مشروب پلا کر بہکنے پر مجبور
کرنا - سلیم کی [illegible] ، اکبر کا غم ان سارے حالات کی
تفصیل ~~ہے~~ اس ڈرامے کا عروج کمال ہے ۔

6

Scanned with CamScanner

ڈرامے کی فنی تعمیر اس بات کی متقاضی ہے کہ ڈرامے کا نتیجہ تک منطقی
طریقے پر پہنچائے اور ہر فرد کو انصاف کا احساس بھی دلائے۔ تیسرے
باب میں سلیم کی اضطرابی کیفیت، رانی کا سمجھانا، شہنشاہ کی معاملت
میں محبت پدری شامل ہے۔ سلیم کا انارکلی کی رہائی پر اصرار۔ زندان
سے انارکلی کو نکالنے کی کوشش اور شہزادہ سلیم کا خود قید ہو جانا
اور آخر میں انارکلی کو دیوار میں چنوا دینا۔
تاج صاحب رومانیت اور جذباتیت کے قائل معلوم ہوتے ہیں۔ لہٰذا انہیں
کہیں نثر بجکرے سے پہلو ڈرامے پر پہنچ جاتے ہیں۔ کردار نگاری ان کا سب سے
مضبوط پہلو ہے۔

تاریخ ادب میں ڈراما "انارکلی" اپنی قسم کی ایک ہی چیز ہے۔
سارے پر اثر منظر جذباتی ہیں۔ جذباتی مکالمات پر انہوں نے سب
سے زیادہ زور صرف کیا ہے۔
اس ڈرامے کو ایک مخصوص اسلوب کی نثر لکھنے کا نشان کہا جاسکتا
ہے۔ نثر بجستہ اور رنگین ہے۔
اردو نثر میں یہ ڈرامہ ہمیشہ اہمیت کا حامل رہے گا۔ ~~اور اس کا~~